United Nations
Educational, Scientific and
Cultural Organization

International Bureau
of Education

32

تعلیمی پریکٹسز کی سیریز

بچوں کے لئے فلسفہ

کیتھ جے ٹاپنگ، سٹیو ٹریکی اور پال کلیغورن

ترجمہ۔ پروفیسر ڈاکٹر اختر علی ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان

Translation – **Prof. Dr. Akhtar Ali** Dean Faculty of Education, The Islamia University of Bahawalpur Pakistan

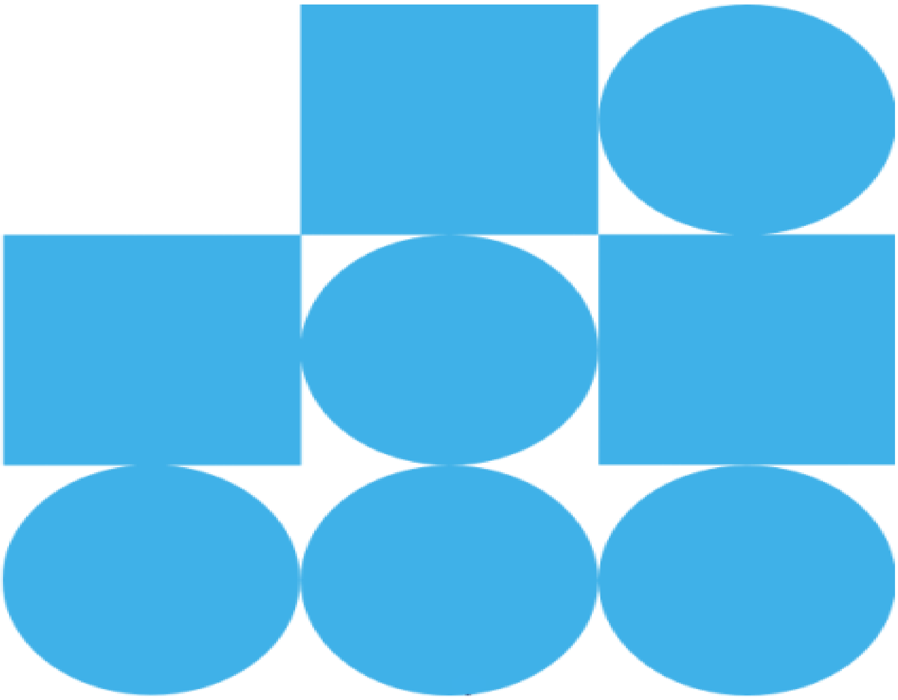

انٹر نیشنل اکیڈمی آف ایجوکیشن

انٹر نیشنل اکیڈمی آف ایجو کیشن ایک غیر منافع بخش تحقیقی ادارہ ہے جو تعلیمی تحقیق کی وسعت، فروغ اور تعلیمی عمل میں اس کے استعمال کیلئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ یہ ادارہ 1986ء میں قائم ہوا اور اس کا بنیادی مقصد معیاری تحقیق کا فروغ، بین الاقوامی سطح پر تحقیق کے ذریعے اہم مسائل کے حل تجویز کرنا، پالیسی سازوں، محققین اور تحقیق کے نتائج سے استفادہ کرنے والے افراد کے درمیان روابط استوار کرنا ہے۔ اس ادارے کا عمومی مقصد تعلیمی معیار کو فروغ دینا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے یہ بروقت تحقیقی ثبوت، ان پر تنقیدی نقطہ نظر اور پالیسی سازی کے لیے ان کے استعمال پر توجہ مرکوز کرتا ہے اس سارے عمل کی بین الاقوامی اہمیت مسلمہ ہے۔

یہ اکیڈمی رائل اکیڈمی آف سائنس، لٹریچر اور آرٹس پر مشتمل ہے جن کے دفاتر بیلجیم کے دارالحکومت برسلز میں قائم ہیں اور اس کا معاون ادارہ کرٹن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پرتھ آسٹریلیا میں موجود ہے۔

اس اکیڈمی کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈاگ ولمز، یونیورسٹی آف برنسوک، کینیڈا (پریزیڈنٹ)

Doug Willms, University of New Brunswick, Canada (President)

بیری فریسر، کرٹن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی، آسٹریلیا (ایگزیکٹو ڈائریکٹر)

Barry Fraser, Curtin University of Technology, Australia (Executive Director)

لورن انڈرسن، یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا، یو۔ایس۔اے (پریزیڈنٹ ایلیکٹ)

Lorin Anderson, University of South Carolina, USA (President Elect)

ماریا ڈی ایبارولا، نیشنل پولی ٹیکنیکل انسٹیوٹ، میکسیکو (پاسٹ پریزیڈنٹ)

Maria de Ibarrola, National Polytechnical Institute, Mexico (Past President)

مارک ڈیپاپی، یونیورسٹی آف لیوون، بیلجیم

Marc Depaepe, University of Leuven, Belgium

کادریا ایرکیکن، یونیورسٹی آف برٹش کولمبیا، کینیڈا

Kadriye Ercikan, University of British Columbia, Canada

گستاوو فچمین، ایریزونا سٹیٹ یونیورسٹی، یو۔ایس۔اے

Gustavo Fischman, Arizona State University, USA

انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن

1925 میں انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن ایک پرائیویٹ غیر سرکاری تنظیم کے طور پر قائم ہوئی جو سویٹزرلینڈ کے ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ذہنی اور فکری قیادت فراہم کرنے کے علاوہ تعلیم کے عمل میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیتی ہے۔ 1929 میں یہ تعلیمی دنیا کی پہلی بین الاقوامی تنظیم بنی اور یونیورسٹی آف جنیوا میں سائیکالوجی کے پروفیسر جین پیاجے اس کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے جنہوں نے اپنے اسسٹنٹ ڈائریکٹر پیڈرو روسیلو کے ساتھ مل کر چالیس سال تک اس کی سربراہی کی۔ 1969ء میں یہ تنظیم یونیسکو کا ایک اہم حصہ بن گئی تاہم اسے فکر و عمل کی آزادی حاصل رہی۔

انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن یونیسکو کا سر کردہ ادارہ ہے جو معیاری نصاب اور اس سے متعلقہ مسائل کو حل کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس کا مقصد ممبر ممالک کے اراکین کو نصاب بنانے، اس کے نفاذ میں تربیت اور مدد فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ معیاری تعلیم کی فراہمی اور تعلیمی وسائل کی منصفانہ تقسیم بھی اس کے دائرہ کار میں شامل ہے جس سے درس و تدریس کے عمل میں بہتری ممکن ہے۔ انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن۔ یونیسکو کا مقصد ممبر ممالک کی تعلیمی و تحقیقی استعداد کار میں اضافہ کرنا ہے تاکہ ایسے پائیدار ترقیاتی اہداف حاصل کیے جا سکیں جن کا حصول معیاری تعلیم کے مؤثر نظام پر مبنی ہو۔

سیریز کے متعلق (About the Series)

اس سیریز کا آغاز 2002ء میں ایک منصوبہ سے ہوا جس میں انٹر نیشنل اکیڈمی آف ایجوکیشن اور انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن شامل تھے۔ اب تک اس سیریز کے 30 کتابچے انگریزی اور کئی کتابچوں کے بہت ساری دوسری زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس سیریز کی کامیابی سے پتا چلتا ہے کہ یہ کتابچے تعلیمی دنیا میں تحقیق سے متعلق معلومات مہیا کرنے میں کس قدر معاون ہیں۔ یہ سیریز انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن کی کاوشوں کا عملی ثبوت ہے جس کے ذریعے تعلیمی دنیا میں عالمی شراکت داری کی راہ ہموار ہونے کے امکانات پیدا ہوئے ہیں اور علم کے فروغ کا بین الاقوامی نظام تشکیل دینے میں مدد ملی ہے تاکہ پالیسی سازوں اور تحقیقی نتائج سے استفادہ کرنے والوں کو جدید علوم تک بلا تفریق رسائی دی جا سکے۔

جدید اور متعلقہ علوم کی بڑھتی ہوئی رسائی ماہرین تعلیم، پالیسی سازوں اور گورنمنٹ کو نہ صرف بین الاقوامی خدشات سے فوری طور پر آگاہ کرتی ہے بلکہ نصاب تعلیم، درس و تدریس، نظام امتحانات، افراد کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی، مختلف نوعیت کے تنازعات، روزگار اور مساوی ترقی کے متعلق بھی بین الاقوامی سطح کی معلومات دیتی ہے۔

اکیسویں صدی میں رونما ہونے والے جارحانہ طرز زندگی کی بدولت درس و تدریس کے عمل کو تنقید کا سامنا ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں موجودہ تعلیمی سہولیات اور معیاری تعلیم کی فراہمی کا فقدان ہے امتحانی نتائج غیر تسلی بخش ہونے کے ساتھ ساتھ عدم توازن کا شکار ہیں۔ عدم برداشت کا فروغ طلبہ کو بنیادی صلاحیتوں کے حصول (مثلاً "علم سے مستقل تعلق، روزمرہ زندگی میں کمپیوٹر کا استعمال، تنقیدی سوچ، انداز گفتگو، مسائل کا دانشمندانہ حل اور حصول ملازمت کی صلاحیت وغیرہ) سے محروم رکھتا ہے جس کی وجہ سے وہ ساری زندگی علم دوستی سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ موجودہ نظام تعلیم جدید شعبوں مثلاً "نیوروسائنس اور ٹیکنالوجی کو بہتر بنانے میں کافی حد تک ناکام دکھائی دیتا ہے جو کہ تعلیمی تحقیق کو پر اثر بنانے کے لئے اہم ہیں۔ انٹرنیشنل بیورو آف ایجوکیشن نے (علمی انکشافات) اہم نوعیت کی سائنسی تحقیقات کے ذریعے نت نئے امکانات اور ان کے عملی زندگی میں استعمال کے عمل کو آسان بنادیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ پالیسی سازی، عمیق مطالعہ اور جائزہ کے بارے میں سیکھنے کا عمل تاحیات جاری رہتا ہے۔ تعلیمی عمل میں بہتری لانے اور مؤثر اقدامات اٹھانے کیلئے پالیسی سازوں اور پریکٹیشنرز کا تحقیق پر گفت وشنید کرنے کیلئے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونا بہت ضروری ہے۔ انٹرنیشنل بیورو آف ایجوکیشن (آئی۔بی۔ای) سے پتا چلتا ہے کہ تعلیمی عمل کے کن پہلوؤں میں ترقی ہو چکی ہے اور کہاں پر ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب ایک ٹھوس شراکت داری اور باہمی تعاون کے عزم کے ذریعے پہلے سے سیکھے ہوئے علم اور موجودہ علم کو دوسروں تک پہنچایا جائے اس سلسلے میں تعلیمی پریکٹیسز کے کتابچے میں انٹرنیشنل اکیڈمی آف ایجوکیشن اور انٹرنیشنل بیورو آف ایجوکیشن کی مسلسل محنت کو سراہا گیا ہے اس طرح تعلیمی پالیسی تشکیل دینے والوں، اس پر عمل درآمد کرنے اور کروانے والوں کو جدید تعلیمی تحقیق کے بارے میں مسلسل معلومات ملتی رہتی ہیں جس سے وہ تدوین نصاب، درس و تدریس اور تعلیمی جائزے کے متعلق بہتری کیلئے مؤثر اقدامات اُٹھا کر بہتر فیصلے کر سکتے ہیں۔ نت نئے مسائل اور چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے ضروری ہے کہ فوری طور پر تعلیمی عمل کو مؤثر، معیاری اور متنوع بنایا جائے۔ مختلف حکومتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ غیر متنازع تعلیمی اہداف تشکیل دیں جو نہ صرف درس و تدریس کے عمل کو پُر اثر بنائیں بلکہ ایسے علم دوست افراد تیار کریں جن کی ساری زندگی علم کے لیے وقف ہو۔

تعلیمی پریکٹیسز کی سیریز میں پہلے سے موجود عنوانات کی فہرست درج ذیل ہے۔

Previous titles in the 'Educational practices'series

1. Teaching by Jere Brophy. 36 p.
2. Parents and learning by Sam Redding. 36 p.
3. Effective educational practices by Herbert J. Walberg and Susan J. Paik. 24 p.
4. Improving student achievement in mathematics by Douglas A.Grouws and Kristin J. Cebulla. 48 p.
5. Tutoring by Keith Topping. 36 p.
6. Teaching additional languages by Elliot L. Judd, Lihua Tan and Herbert, J. Walberg. 24 p.
7. How children learn by Stella Vosniadou. 32 p.
8. Preventing behaviour problems: What works by Sharon L. Foster, Patricia Brennan, Anthony Biglan, Linna Wang and Suad al-Ghaith. 30 p.
9. Preventing HIV/AIDS in schools by Inon I. Schenker and Jenny M. Nyirenda. 32 p.
10. Motivation to learn by Monique Boekaerts. 28 p.
11. Academic and social emotional learning by Maurice J. Elias. 31 p.
12. Teaching reading by Elizabeth S. Pang, Angaluki Muaka, Elizabeth B. Bernhardt and Michael L. Kamil. 23 p.
13. Promoting pre-school language by John Lybolt and Catherine Gottfred. 27 p.
14. Teaching speaking, listening and writing by Trudy Wallace, Winifred E. Stariha and Herbert J. Walberg. 19 p.
15. Using new media by Clara Chung-wai Shih and David E. Weekly. 23 p.
16. Creating a safe and welcoming school by John E. Mayer. 27 p.
17. Teaching science by John R. Staver. 26 p.
18. Teacher professional learning and development by Helen Timperley. 31 p.
19. Effective pedagogy in mathematics by Glenda Anthony and Margaret Walshaw. 30 p.
20. Teaching other languages by Elizabeth B. Bernhardt. 29 p.
21. Principles of instruction by Barak Rosenshine. 31 p.
22. Teaching fractions by Lisa Fazio and Robert Siegler. 25 p.
23. Effective pedagogy in social sciences by Claire Sinnema and Graeme Aitken. 32 p.
24. Emotions and learning by Reinhard Pekrun. 30 p.
25. Nurturing creative thinking by Panagiotis Kampylis and Eleni Berki. 26 p.

26. Understanding and facilitating the development of intellect by Andreas Demetriou and Constantinos Christou. 31 p.
27. Task, teaching and learning: improving the quality of education for economically disadvantaged students by Lorin W. Anderson and Ana Pešikan. 30 p.
28. Guiding principles for learning in the twenty-frst century by Conrad Hughes and Clementina Acedo. 24 p.
29. Accountable talk: Instructional dialogue that builds the mind by Lauren B. Resnick, Christa S. C. Asterham and Sherice N. Clarke. 32 p.
30. Proportional reasoning by Wim Van Dooren, Xenia Vamvakoussi, and Lieven Verschaffel**.** 30 p**.**
31. Math Anxiety by Denes Szűcs and Irene Mammarella. 34 p.

فہرست عنوانات (Table of Contents)

انٹر نیشنل اکیڈمی آف ایجوکیشن

انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن

سیریز کے متعلق معلومات

تعارف

1-بچوں کیلئے فلسفہ (P_4C) سے کیا مراد ہے؟

2-بچوں کیلئے فلسفہ (P_4C) کا کلاس روم میں کیسے استعمال کیا جاتا ہے

3-سماجی اور جذباتی اثرات پیدا کرنا

4-تفتیشی ٹیم تیار کرنا

5-طلبہ سے پوچھیں کہ ہم نے یہ کیسے کیا؟ کسی شخص کی اپنی سوچ کے بارے میں (شعور کی) حوصلہ افزائی۔

6-وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ (فلسفہ کے بچوں پر) مرتب ہونے والے اثرات اور ان کا تسلسل۔

7-بچوں پر فلسفہ کے اثرات کو یقینی بنا کر انہیں اس کے حامی افراد کی مدد سے فروغ دینا۔

8-بالغ افراد کی زندگی پر (بچوں کیلئے فلسفہ کے) اثرات کو یقینی بنانا۔ علومِ شہریت

9۔ نتائج

یہ شمارہ 2020 میں انٹر نیشنل اکیڈمی آف ایجوکیشن (آئی۔اے۔ای)، پیلس دس اکیڈمی، 1، روڈ کیل، 1000 برسلز، بیلجیم، اور انٹر نیشنل بیورو آف ایجوکیشن (آئی۔بی۔ای)، پی او بوکس 199، 1211 جنیوا 20، سوئزرلینڈ میں شائع ہوا۔ یہ شمارہ بغیر فیس کے مل سکتا ہے اور کسی بھی زبان میں دوبارہ شائع کروایا جاسکتا ہے۔

آپ کسی شمارے کی کوئی بھی کاپی بھجوا سکتے ہیں جو مکمل ٹیکسٹ / مواد یا اس کے کسی ایک حصے کو دوبارہ انٹر نیشنل اکیڈ می آف ایجو کیشن (آئی۔ اے۔ای) اور انٹر نیشنل بیورو آف ایجو کیشن (آئی۔بی۔ای) سے شائع کی جا سکے۔ یہ شمارہ انٹر نیٹ پر بھی موجود ہے آپ اسے تعلیمی پریکٹسز کی سیریز کے نام سے شمارہ والے حصے میں دیکھ سکتے ہیں۔

ویبسائیٹwww.ibe.unesco.org

اس شمارے میں دیے گئے مواد کی نوعیت، انتخاب اور خیالات کی ذمہ داری مصنف پر ہو گی۔ اس سلسلے میں تنظیم کا کوئی بھی قانون یونیسکو / آئی۔بی۔ای کے ملازمین پر لاگو نہیں ہو گا ان کی ذمہ داری صرف مواد کو شائع کرنے کی حد تک ہے۔

مندرجہ بالا عنوانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعارف (Introduction)

دنیا کے بیشتر ممالک کے کلاس روم میں استاد طلبہ کو کچھ معلومات فراہم کرتا ہے پھر ان معلومات سے متعلق ان کی سمجھ بوجھ چیک کرنے کیلئے سوالات پوچھتا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ جماعت میں بہت سارے طلبہ ہوتے ہیں مگر استاد صرف ان چند ایک طلبہ سے سوالات پوچھتا ہے جو کلاس میں نمایاں ہوتے ہیں۔ وقت کم ہونے کی وجہ سے استاد سوالات آسان اور سادہ انداز میں پوچھتا ہے اور صرف ہاں یا نہیں میں جواب چاہتا ہے وہ طلبہ کو اپنے خیالات کے اظہار کے لیے بہت کم وقت دیتا ہے۔ لہٰذا اساتذہ اس طریقے سے نئی معلومات کی بجائے پہلے سے موجود حقائق کی جانچ کر پاتے ہیں۔ اساتذہ جانتے ہیں کہ (Coopräve Learning) گروہی تدریس / ساتھی طلبہ کے ذریعے درس و تدریس اور دیگر اقسام کے تعلم کے ذریعے طلبہ کو اساتذہ کی بجائے آپس میں بات چیت کا زیادہ موقع ملتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ طلبہ کا آپس میں بحث و مباحثہ اتنا معیاری نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس سے اتنا سیکھتے ہیں جتنا وہ استاد سے بات کر کے سیکھتے ہیں۔ طلبہ کے پاس ایک دوسرے سے گفت و شنید کے لیے کافی وقت ہوتا ہے مگر اساتذہ وقت کی کمی کے باعث طلبہ کے ساتھ اسطرح کی نشست مرتب کرنے سے عمومی طور پر قاصر رہتے ہیں۔ اساتذہ چاہے کہتے رہیں کہ وہ ہم جماعتی تعلم کروا رہے ہیں مگر ساتھی طلبہ کے ذریعے ہونے والے تعلم کے معیار اور اس کی بہتری کا انحصار غیر جانبدار ماہرین کی آزادانہ رائے پر ہے۔

جدید طریقہ ہائے تدریس جسے بچوں کیلئے فلسفہ (P_4C) بھی کہا جاتا ہے، تعاون، ہم جماعتی تعلم اور ان کو ایسے طریقوں میں تبدیل کرنے میں مدد

دیتا ہے جس سے بچوں کی تنقیدی اور تخلیقی سوچ کو ابھارا جا سکے۔

اس کتابچے کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ بچوں کیلیئے فلسفہ کیا ہوتا ہے اور کلاس روم میں اسے کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

یہ سات حصوں پر مشتمل ایک کتابچہ ہے جس میں ہر حصے کے بنیادی اصول، تحقیق کے نتائج کا خلاصہ، کلاس روم میں اس کے استعمال کی تفصیل اور مزید پڑھنے کیلیئے مشورے شامل ہیں۔

پہلے حصے میں ہم دیکھیں گے کہ بچوں کیلیئے فلسفہ کی افادیت کیا ہے کلاس روم میں اس کے استعمال کا آغاز کیسے ہو گا اور بچوں کی عمر کے لحاظ سے اسے کس طرح تبدیل کرنا ہے۔ اس کے دوسرے حصے میں ہم ایک عملی مثال کے ذریعے اس کا استعمال بیان کریں گے۔ تیسرے حصے میں ہم دیکھیں گے کہ یہ فلسفہ کیسے بچوں کی معاشرتی اور جذباتی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے۔ چوتھے حصے میں ہم بتائیں گے کہ کلاس میں تحقیقی عمل کو فروغ دینے کے کیا اصول ہیں؟ تاہم اس حصے پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پانچویں حصے میں ہم بات کریں گے کہ کس طرح ایک استاد کی حوصلہ افزائی سے طلبہ اپنی (فطری) سوچوں کو بیان کر سکتے ہیں مستقبل میں انہیں مزید بہتر انداز میں منظم کر سکتے ہیں اور ان کی سوچ اور عمل کا دائرہ کار وسیع ہو سکتا ہے۔ پھر چھٹے حصے میں ہم دیکھیں گے کہ کس طرح فلسفہ طلبہ پر دیرپا اثرات مرتب کرتا ہے جب کہ طلبہ کو اس کے ذریعے زیادہ عرصے تک نہ بھی پڑھایا جا سکے اور بعض اوقات وہ کسی نئے سکول میں داخلہ لے لیتے ہیں مگر پھر بھی بچوں پر فلسفہ کے ذریعے پڑھانے کے اثرات برقرار رہتے ہیں۔ ساتویں حصے میں بتایا جائے گا کہ جن بچوں کو فلسفہ کے ذریعے پڑھایا جاتا ہے ان پر اس کے اثرات نہ صرف سکول میں بلکہ گھر اور معاشرے کے معاملات کو نپٹانے میں بھی نظر آتے ہیں۔ آٹھویں حصے میں ہم دیکھیں گے کہ کس طرح استاد کے بچوں کو فلسفہ کے ذریعے پڑھانے کے اثرات برقرار رہتے ہیں۔ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے اور وہ ایک مہذب شہری بن جاتا ہے تو کس طرح وہ دلائل کے ساتھ متوازن انداز میں بات کرتا اور رائے دیتا ہے۔ آخر میں ہم نتیجہ نکالیں گے کہ کن حالات میں بچوں کو فلسفہ کے ذریعے پڑھانا موزوں اور قابل اعتبار ہے۔

بچوں کیلیے فلسفہ (P_4C)

بچوں کیلیے فلسفہ سے کیا مراد ہے؟

بچوں کیلیئے فلسفہ پڑھانے کا ایک ایسا منظم انداز ہے جو بچوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مشکل اور اہم سوالات کے عقلی دلائل پر مبنی جوابات تلاش کر سکیں۔

تحقیقی ثبوت

بچوں کیلئے فلسفہ کوئی عظیم فلسفیوں کی زندگیوں یا سوچوں سے متعلق کچھ حقائق نہیں ہیں بلکہ یہ ایک عملی سرگرمی ہے جو کہ بچوں کی تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے۔ فلسفہ طلبہ کے فطری تجسس کو ابھارتا ہے تاکہ انہیں فلسفیانہ مکالمے میں مصروف رکھے جیسا کہ سوالات پر طویل بحث و مباحثہ کروانا جن کا کوئی واضح جواب نہیں ملتا اور جہاں مختلف آراء کی وضاحت کی جاتی ہے اور دلائل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ بچوں کی متضاد رائے پر بحث کروائی جاتی ہے۔ بچے اپنے موقف کی وجہ بتاتے ہیں، اس پر دلائل دیتے ہیں اور وہ یہ بھی سمجھ جاتے ہیں کہ دلائل کس طرح سے پیش کئے جاتے ہیں۔

بچوں کے لئے فلسفہ (P_4C) دنیا کے 60 ممالک میں استعمال ہو رہا ہے جس میں ترقی پزیر ممالک بھی شامل ہیں۔

یہ کنڈر گارڈن، پرائمری سکولز، سیکنڈری سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور کام کرنے والی جگہوں پر کامیابی سے استعمال ہو رہا ہے۔

دو میٹا تجزیے ظاہر کرتے ہیں (ٹریکی اور ٹوپنگ، 2004؛ گارسیا- موریون، روبولو، اور کولم، 2005) کہ طلبہ کی ذہنی صلاحیت، سکول کی پراگریس اور ان کی معاشرتی و جذباتی صلاحیت پر (بچوں کیلئے فلسفہ کے ذریعے پڑھانے سے) مسلسل اچھے اور موثر اثرات مرتب ہوئے۔

بچوں کیلئے فلسفہ (P_4C) پر تجرباتی تحقیقات سے نتیجہ نکلا کہ جن طلبہ کو فلسفہ کے طریقے سے پڑھایا گیا دوسرے طلبہ کی نسبت ان کی ذہنی صلاحیتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ یہ تحقیقات دو جگہوں سکاٹ لینڈ کے پرائمری سکولوں (ٹوپنگ اور ٹریکی 2007) اور یو- ایس کے سیکنڈری سکولوں (فیئر اور ساتھی، 2015) میں کی گئیں۔

انگلینڈ میں بچوں کے لیئے فلسفہ (P_4C) کے ذریعے پڑھنے والے طلبہ نے ان بچوں کی نسبت جنہیں عام طریقے سے پڑھایا گیا 48 سکولوں میں قرآت اور ریاضی میں سب سے زیادہ نمبر لئے (گورارڈ، صدیقی اور سی، 2017)۔

اس طریقے سے نہ صرف بچوں کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ وہ نصاب کے بہت سارے حصوں (ایریا) میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ معلومات ان اساتذہ کیلئے جاننا بہت ضروری ہیں جو جدت پسندی کے طریقے سے نصاب پڑھانے پر دلائل دینے میں دقت محسوس کرتے ہیں کیونکہ اب بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ یہ بات اہم ہو رہی ہے کہ کتنا نصاب پڑھالیا ہے۔

کمرہ جماعت میں (In the Class room)۔

بعض اساتذہ کے خیال میں فلسفہ (P_4C) کے ذریعے پڑھانا طلبہ کیلئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ استاد کے پاس اس کا کوئی صحیح جواب نہیں ہوتا بلکہ وہ کلاس میں بحث و مباحثے کے بعد اپنی سوچ کے مطابق جواب تلاش کرتا ہے دوسری بات یہ کہ اس کا اطلاق طلبہ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ بہترین دانشمندانہ دلائل کے ساتھ بحث و مباحثے میں شرکت کرتے ہیں بعض اوقات اساتذہ بھی طلبہ کی اس صلاحیت سے لاعلم ہوتے ہیں۔ اساتذہ واقعی طلبہ کی دانشمندانہ دلائل دینے کی صلاحیت پر حیران رہ جاتے ہیں۔ اب استاد کو چاہئے کہ وہ طلبہ کو یہ اکیلے میں کرنے دے تاکہ انہیں فلسفہ کے ذریعے پڑھنے کے عمل پر کاربند رکھا جا سکے۔

جب آپ صحیح معنوں میں فلسفہ (P_4C) والے طریقے (پڑھانے کے لیے) اپنائیں گے تو اس سے بہت سے پیچیدہ مسائل حل ہونے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔ بعض اوقات اساتذہ کلاس کے ابتدائی ایام سے ہی طلبہ یا ان میں سے کسی ایک کو کہہ دیتے ہیں کہ آپکو کسی سوال کا صحیح جواب نہیں آتا۔ بچوں کو فلسفہ کے ذریعے پڑھانے سے طلبہ میں بہتر سے بہتر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے لیکن فوری طور پر معیاری فکری صلاحیتیں نمودار ہونے کی بجائے اس میں وقت لگتا ہے۔

بچوں کیلئے فلسفہ کا اطلاق ہم کس طرح مختلف عمر کے بچوں پر کر سکتے ہیں؟ یہ طریقہ ہم کنڈر گارڈن سے لے کر کام کرنے والی جگہ تک کے بچوں کے لئے اپنا سکتے ہیں لیکن ہر عمر کے طلبہ کیلئے ان کو ایک ہی طریقے سے نہیں پڑھایا جا سکتا۔ ایک قسم یہ کہ بچوں کی پڑھائی کے دوران سارا سال اس طریقے کو اپنایا جائے تاکہ بچے مسلسل روانی اور اعتماد کے ساتھ اس طریقے کے مطابق پڑھیں اور بہتر سے بہترین انداز سے اسے استعمال کریں۔ ان کا ذخیرہ الفاظ اور سوچنے کی صلاحیت بڑھے تاکہ طلبہ زیادہ احتیاط اور اچھے طریقے سے اپنے دلائل اور ثبوت پیش کر سکیں چوتھے حصے میں ہم اس کے تین ترقیاتی مراحل بیان کریں گے۔

بچوں کی عمر کے لحاظ سے ان کی نشوونما میں اختلافات (فرق) پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ کنڈر گارڈن (کے بچوں میں)، لوئر پرائمری، اپر پرائمری، لوئر سیکنڈری، اپر سیکنڈری، کالج، یونیورسٹی اور کام کرنے کی جگہ والے طلبہ میں۔ مثلاً" کنڈر گارڈن کے بچوں کے لیے استاد ایک بہت ہی مختصر کہانی کو محرک کے طور پر استعمال کرے گا۔

اس کہانی میں سے بچوں کی عمر کے مطابق ان کیلئے کچھ ماڈل سوال تیار کرے گا اور ان کی حوصلہ افزائی کیلئے ان کو ساتھی طلبہ کے ساتھ مختصر وقت کے لئے بحث و مباحثہ کرنے کو کہے گا پھر وہ ایک لمبا سیشن لینے کا منصوبہ بنائے گا جس میں استاد کا کردار زیادہ ہو گا۔

اس کے برعکس، اپر سیکنڈری کلاس میں، استاد محرک کے طور پر ایک لمبی، پیچیدہ اور منصفانہ کہانی، ویڈیو یا تصاویر دکھائے گا پھر ان میں سے طلبہ کو گروپ میں پیچیدہ سوالات دے گا اور ان کا ساتھی طلبہ کے ساتھ (تعمیری انداز میں) بحث و مباحثہ کروائے گا اس کے بعد وہ ایک مختصر سیشن لے گا جس میں طلبہ کو مرکزی کردار حاصل ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ استاد محرک کے طور پر، نصاب کے کسی حصے میں سے (مثلاً "سائنس") یا پھر کام کی بنیاد پر کسی مسئلے کو محرک کے طور پر استعمال کرے مگر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بچوں کیلئے فلسفہ کو بہت محدود نہ کر دیا جائے اس سے ہو سکتا ہے کہ بچوں کی ذہنی و فکری صلاحیتوں میں بہت کم اضافہ ہو لہذا اس کا بنیادی عمل ہر عمر کے بچوں کیلئے ایک جیسا ہی ہو گا لیکن سوالوں کا انتخاب بچوں کی عمر کے مطابق کیا جائے گا۔ بچوں کے لئے فلسفہ معاشرتی تعمیر نو کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے (مثلاً "وائگاسکی، 1962) اسے بچوں کی نشوونما کے مراحل کے ساتھ مخصوص کرنے کی بجائے (مثلاً "پیاجے اور انیلڈر، 1969) ان کے ساتھ میل جول اور گفت و شنید سے مشروط کرنا بہتر ہو گا۔

بچوں کے لئے فلسفہ

بچوں کے لیے فلسفہ کا اطلاق کیسے کیا جاتا ہے

بچوں کے لئے فلسفہ کا مقصد کلاس میں فلسفیانہ مکالمے کی (حوصلہ افزائی) تحریک پیدا کرنا ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ اسے اس طرح سے استعمال کریں جیسے نیچے دیا گیا ہے بجائے اس کے کہ اس کو اپنے طریقے سے استعمال کریں۔ ایک دفعہ آپ نے اس کا تجربہ کر لیا تو آپ اسے اپنے طور پر کسی بھی مضمون میں مرحلہ وار استعمال کر سکیں گے۔

تحقیقی نتائج

فلسفیانہ مکالمے کا مقصد صرف اپنی رائے کو دوسروں تک پہنچانا نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے طلبہ ایک دوسرے کی رائے کو چیلنج کرتے ہیں اور اس پر دلائل دیتے ہیں۔ فلسفیانہ مکالمہ طلبہ میں تحریک پیدا کرتا ہے تاکہ وہ نصاب سے متعلق بحث و مباحثے میں مصروف رہیں جس سے ان کا تعلم اور سمجھنے کی صلاحیت کا معیار بڑھ جاتا ہے (ٹاپنگ، ٹریکی اور کلیگورن، 2019)۔ تاہم اس کو ایک مخصوص اور منظم انداز سے استعمال کرنا ضروری ہے۔ استاد کو چاہیئے کہ وہ خود خاموش رہے اور طلبہ کو بولنے کا موقع دے تاکہ وہ کھل کر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ بچوں کو احترام سے سننا نہ صرف ان کی تعمیری سوچ کو بڑھاتا ہے بلکہ ان کے لئے بہت اعزاز کی بات ہوتی ہے۔

استاد کے کام (Teachers Might)

طلبہ کو سوچنے کا موقع دے۔

سوالیہ انداز اپنائے۔

طلبہ کو اچھا بولنے میں مدد دے (سہارا دے)(Scaffold)۔

تمام طلبہ سے سوالات پوچھے۔

طلبہ کے جوابات کو توجہ کے ساتھ سنے۔

(مناسب وقت تک) فیصلے کو روک کر رکھے۔

بچوں کو چاہیے کہ وہ (Children should)

واضح اور کھلے سوالات پوچھیں۔

ثبوت اور مثالیں دیں۔

موازنہ کریں۔

خلاصہ بتا کر فیصلہ کریں۔

وضاحت تلاش کریں۔

استاد درج ذیل نکات سے تحقیق کرنے میں مدد کر سکتا ہے:۔

اہم نکات پر زور دیتے ہوئے۔

طلبہ کے مناسب رویوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے (کہ کس طرح ایک دوسرے کو سننا اور جواب دینا ہے)۔

طلبہ کی جماعت میں مثبت انداز میں شرکت پر انعام دینے اور تعریف کرنے سے۔

مواد پر محض سطحی گفتگو نہ کرنے سے۔

بچوں کا مقصد ہونا چاہیے کہ وہ

بولنے والے پر توجہ مرکوز رکھیں۔

دوسروں کو نیچا دکھانے میں نہ لگے رہیں۔

یاد رکھیں کہ ان کو بولنے پر مجبور نہیں کیا جارہا۔

دوسروں کی رائے کا احترام کریں، ہمیشہ سچ بولیں اور ذہن کو وسیع رکھیں۔

عملی اطلاق

بیٹھنے کی جگہ: یہ ضروری ہے کہ طلبہ کلاس میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ سکیں اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کلاس روم کی ترتیب کیسے ہے اور پڑھانے کیلئے جگہ کتنی ہے کچھ اساتذہ طلبہ کو دائرے میں بٹھاتے ہیں لیکن بعض اوقات یہ ممکن نہیں ہوتا اور اساتذہ طلبہ کو نیم دائرے میں یا ہارس شو کی شکل میں بٹھاتے ہیں۔

اصول: بنیادی اصول پہلے سے طے کرلئے جاتے ہیں جس سے سب کو احترام دیتے ہوئے انکی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

اساتذہ طلبہ کے ساتھ مل کر ان اصولوں کو اپنائیں تاکہ طلبہ کو ان کی ملکیت کا احساس ہو۔

شعوری مشق: (بچوں کی مدد کرنے کا) یہ ایک سادہ طریقہ ہے جس میں بچے کو مکمل توجہ دی جاتی ہے۔

(یاد رکھیں ہو سکتا ہے کہ بچہ مکمل طور پر مختلف کام کرے)۔ اور وہ ذہنی طور پر بہت پرسکون ہو جاتا ہے۔

طلبہ ذہنی، جسمانی اور جذباتی طور پر سیکھنے کی بہترین حالت میں ہوتے ہیں۔

پہلے آپ اپنے چھونے کی حس پر توجہ مرکوز رکھیں۔

فرش پر اپنے پاؤں کا وزن محسوس کریں۔۔۔۔۔۔

اپنے جسم کا کرسی پر۔۔۔ اپنے کپڑوں کا اپنی جلد پر۔۔۔ اب وقفہ دیں، اپنی نظر کا استعمال کریں اور چیزوں کے نام ذہن میں لائے بغیر رنگوں کو۔۔۔ شکلوں کو۔۔۔ تصویروں کو۔۔۔ اور تصویروں کے درمیان خالی جگہوں کو دیکھیں پھر وقفہ دیں۔ اب سننے کی حس کو استعمال کرتے ہوئے ہاتھ کے قریب کوئی آواز سنیں (مثلاً" کمرہ جماعت کے اندر)۔۔۔ اب آہستہ آہستہ سننے کی حس (صلاحیت) کو تیز کرتے جائیں اب آپ دور سے آنے والی آوازوں کو بھی سن سکیں گے۔۔۔ اب وقفہ دیں۔ اب کچھ لمحے کیلئے اپنے شعور کو روکنے کی کوشش کریں۔

محرک: محرک ایک گروپ کی دلچسپی کو بڑھاتا ہے یہ ایک کہانی، نظم، تصویر، مختصر ویڈیو اور زندگی کا کوئی حادثہ ہو سکتا ہے جو ایک (مرکزی) خیال کو متعارف کرواتا ہے۔ جس سے ایسے فلسفیانہ سوالات جنم لیتے ہیں جو اخلاقی الجھنوں سے متعلق ہوتے ہیں۔

اکثر ایسی صورتحال میں شک وشبہ یا کوئی واضع اتفاق رائے نہیں ہوتا۔ یہاں پر جو مرکزی خیال ہوتے ہیں ان میں دوستی، دوسروں کی مدد، تعاون، ایمانداری، صبر، باہمی میل جول، معاف کرنا، آزادی، غصہ، خوبصورتی، خوف، لڑائی جھگڑا، خوشی، امید اور جھوٹ شامل ہیں۔

محرک کا ایک بہت کارآمد ذریعہ کہانی لکھنے والا Aesop's Fables ہے۔

مزید معلومات کے لئے کانگرس کی لائبریری (http://read.gov/aesop/001.html) دیکھیں۔

استاد معیاری سوالات کا ماڈل دے جس میں وضاحت، وجوہات اور ثبوت فراہم کرنے کا کہا جائے اور بچوں کو دعوت دی جائے کہ وہ سوچیں اور پھر جواب دیں اس سے ان کے سننے کی مشق ہو گی اور وہ اپنے موقف کو بیان کریں گے ان کے دعوؤں کا جائزہ لیا جائے گا اور وہ اپنے مؤقف کے حق میں ثبوت فراہم کریں گے۔

استاد اور طلبہ دونوں کے لیے 'اچھے' سوالات کی صلاحیت کا استعمال بہت ضروری ہے اس سیاق وسباق میں 'اچھے' سوالات وہ ہیں جو وسیع ہوں (بولنے کا موقع دیں) جن کی مدد سے اس موضوع کے متعلق معلومات کو مکالمے کے ذریعے مزید بیان کیا جاتا ہے اور اسکے متعلق علم دیا جاتا ہے۔ اس طرح کے سوالات کرنے سے مکالمے مزید گہرے اور بامعنی ہو جاتے ہیں۔

سوالات اسطرح کے ہو سکتے ہیں:-

آپ جو بیان کر رہے ہیں اس کی وجوہات بھی بتائیں؟

کیا آپ اسے مزید بیان کر سکتے ہیں (وضاحت طلب کریں؟)

آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ (ثبوت تلاش کریں)

کیا اس کے علاوہ بھی کوئی رائے ہے؟

کیا آپ اسے کسی اور طریقے سے بھی بیان کر سکتے ہیں؟ (متبادل رائے تلاش کرنا)

آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں؟ اسکی وجہ کیا ہے؟

سطحی لیول پر تحقیقات (Probing the superficial)

اگر۔۔۔ پھر آپ اس کے متعلق کیا سوچتے ہیں؟۔۔۔

لیکن اس سوال کے متعلق کیا کہتے ہیں۔۔۔؟(اس کی مدد کریں)

ہم عملی طور پر اسے کیسے چیک کر سکتے ہیں؟ کیا یہ بھی اسی کے متعلق ہے جو آپ نے پہلے کیا؟

(عملی اطلاق کو چیک کرنا/ جائزہ لینا)

کیا آپ میں سے کوئی اہم نکات کا خلاصہ بیان کر سکتا ہے؟

ہماری سوچ ہمیں کہاں تک لے جاتی ہے؟(جائزہ لینا)

جیسے ہی طلبہ فلسفہ کے ذریعے پڑھنے کے عادی ہو جاتے ہیں تو وہ سوالات کے جوابات دیتے ہیں پھر اساتذہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں تاکہ طلبہ ایسے معیاری جوابات دیں جو کہ زیادہ گہری سوچ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اسطرح ان میں سوال کرنے کا اعتماد پیدا ہوتا ہے اور وہ جوابات دینے کے ساتھ ساتھ سوالات کرنے کا طریقہ بھی سیکھ جاتے ہیں۔

ہم جماعتوں کے ساتھ کام: طلبہ دو دو کے گروپ میں بٹھا دیے جاتے ہیں(اگر جماعت میں طلبہ کی تعداد طاق میں ہو تو پھر تین تین بٹھا دیے جاتے ہیں)اور ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنی اپنی سوچوں پر بحث و مباحثہ کریں۔ اس طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ محرک کے بارے میں کیا سیکھ رہے ہیں۔ اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ محرک خیالات معلوم کرنے کی شروعات کے طور پر استعمال ہوتا ہے اس طریقے سے طلبہ میں اعتماد پیدا کیا جاتا ہے وہ طلبہ جن کا کلاس کے سامنے بولنے کا امکان تک نہیں ہوتا وہ بھی اتنے با اعتماد ہو جاتے ہیں کہ اپنے ساتھی یا پھر ایک چھوٹے گروپ میں اپنے خیالات اور رائے کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں یہاں پر استاد کا اہم کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ طلبہ کی حوصلہ افزائی کرے ضرورت پڑنے پر ان کی مناسب رہنمائی اور مدد بھی کرے اس دوران مکالمہ ٹھوس سے مجرد خیالات کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

یہاں پر استاد کو احتیاط برتنے کی ضرورت ہے وہ طلبہ کو اتنا وقت دے کہ وہ ہر مرحلہ سے گزر سکیں جیسے ہی طلبہ نفس اور اظہار خیال کرنے کے قابل ہو جائیں۔ وقت کا دباؤ بھی بڑھا دیا جائے اور استاد کے لئے لازم ہو گا کہ وہ ہر مرحلے کو وقت پر ختم کر دے تاکہ پھر اگلے مرحلے پر جایا جا سکے۔ طلبہ کے گروپ میں اگر کوئی بحث و مباحثہ اس حد تک بڑھ جائے کہ وہ متنازعہ صورتحال اختیار کر جائے تو وہ موضوع بچوں کے لئے فلسفہ کے اگلے مرحلے پر پھر سے زیر بحث لایا جائے تاکہ کوئی حل نکل سکے۔

ایک مثال (پرائمری کلاس کے طلبہ کے ساتھ): ماروں گیٹس میڈ

مرکزی خیال یہ ہیں: غصہ، صبر، تنہائی، معذرت کر لینا، چیزوں کا اچھا لگنا، کیا جانوروں کے احساسات ہوتے ہیں؟

شعوری مشق پر توجہ دینا سننے کے لیے تیار ہو جائیں

کلاس کو ایک دائرے میں جمع کریں اور اپنے فلسفہ کے گروپ میں ان کو 'ہیلو' کہہ کر خوش آمدید کہیں۔

خاموشی سے بیٹھنے کی مشق کریں اور سنتے رہیں جب تک کہ سب خاموش نہ ہو جائیں۔ طلبہ کیا نوٹس کرتے ہیں؟

کلاس کو فلسفے کے اصول وضوابط کی یاد دہانی کروائیں خاص طور پر یہ کہ وہ ایک دوسرے کو سنیں اور کوئی ایک دوسرے کو نیچا نہیں دکھائیں گے۔

محرک: کہانی، نظم، مشق

ماروں گیٹس میڈ والی کہانی کا تعارف کرائیں، سرورق دیکھیں، تصویر میں کیا ہے؟ آپ کے خیال میں وہ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ آپ کے خیال میں کہانی کس کے متعلق ہو سکتی ہے۔ مختلف خیالات سنیں پھر طلبہ سے پوچھیں کہ کیا کبھی آپ غصہ میں آئے تھے؟

اب کلاس میں کہانی پڑھیں، تصویروں سے لطف اندوز ہوں اور چہروں کے تاثرات اور محسوسات کے بارے میں بات کریں جو آپ (کہانی میں) پڑھ چکے ہیں لیکن کہانی کے مرکزی خیال کو بیان کیے بغیر۔

پڑھنے کے بعد، بچوں کے ساتھ اس میں موجود واقعات کو دہرائیں۔ چہرے کے تاثرات کیمطابق عمل کرنے کو کہیں۔

ماروں کو کیسا محسوس ہوتا ہے؟ مثلاً "سیب کے درخت کی تلاش پر (حیران ہونا، خوشی محسوس کرنا)

سیب تک نہ پہنچ سکنا (ناامید ہو جانا)

سیب کے گرنے کا انتظار کرنا (صبر کرنا)

مولے (Molly) نے سیب کھایا تھا (ناامید ہو جانا)

ماروں غصہ کر رہی ہے، مہر لگا رہی ہے (Stamping)

اور چیخ رہی ہے 'آ آ آ' (ناراض ہونا)

زمین اسے نگل رہی ہے (حیران ہونا)

گڑھا میں (In the Hole) اکیلے ہو جانا۔

مولے نمودار ہوا (فارغ، معذرت)

ہر چیز کا مکمل ہو جانا (خوشی کا احساس)

ناشپاتیاں کھانا چاہتے تھے۔

سوچنا، گروپ بنانا، مل جل کر آپس میں بانٹنا (Sharing)

ایسے سوالات بنایئں جن پر طلبہ سوچ سکیں اور اپنے ساتھی سے انکے متعلق بات کر سکیں۔

جب ہم ناراض ہوں تو ہمیں کیسے پتا چلے گا؟ اور جب کوئی اور ہم سے ناراض ہو تو ہمیں کیسے پتا چلے گا؟

کس قسم کی باتوں سے آپ ناراض ہوتے ہیں؟

آپ ناراض ہونے کے بعد کیسا محسوس کرتے ہیں؟

معذرت، افسوس یا پھر کیا؟

کیا آپ ناراض ہونے کا ڈرامہ کر سکتے ہیں؟

کیا غصہ بھی کبھی اچھی چیز ہو سکتا ہے؟

مکالمہ / بحث و مباحثہ، منصوبہ بندی

موضوع: غصہ

کہانی (کردار کے بارے میں احساسات)

آپ نے ایسا کیوں سوچا کہ مارون کو غصہ آرہا ہے؟

آپ کے خیال میں جب مارون نے مولے پر غصہ کیا تو اسے کیسا محسوس ہوا؟ اور اسے ایسا کیوں لگا؟

آپ کے خیال میں مرغی، بطخ اور گائے کیسا محسوس کر رہے تھے اور کیوں؟

اگر آپ مارون ہوتے تو آپ غصہ کرتے؟ آپ پھر کیا کرتے؟ ذاتی (احساسات)

کیا آپ نے بھی کبھی مارون کی طرح غصہ کیا؟ (مثالیں دیں)

آپ غصہ میں کیسا محسوس کرتے ہیں؟

اگر آپ چاہیں تو کیا آپ ناراض ہونا (غصہ کرنا) چھوڑ سکتے ہیں؟

جب کوئی دوسرا آپ سے ناراض (غصہ) ہو تو آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

کیا آپ ناراض ہونے کے بعد معذرت کر لیتے ہیں؟ (آپ معذرت) کیوں (کرتے ہیں)؟

کیا آپ ناراض ہونے کا (ڈرامہ) دکھاوا کر سکتے ہیں؟

فلسفیانہ (احساسات)

کیا غصہ کبھی اچھی چیز بھی ہو سکتا ہے؟ کب (یہ اچھی چیز ہو سکتا ہے؟)

غصہ کیا ہے؟

ہم نے کس کے متعلق بات کی ہے؟

آج ہم نے کس کے متعلق بات کی ہے؟

ہم نے اپنی سوچ اور گفتگو میں کتنا اچھا کام کیا؟ (اچھا یا برا دکھانے کے لیے انگوٹھے اوپر یا نیچے کی طرف استعمال کریں)

کس کا ساتھی (Partner) واقعی اچھی (مثبت) سوچ رکھتا ہے؟

یہ کیسے اچھی (مثبت) سوچ والا بنا؟

ہفتہ بھر کے لیے سوچ (Thought for the week)

اس ہفتے میں آپ نے غصہ کرنے کے بارے میں سوچنا ہے۔ کونسی چیزیں آپ کو غصہ دلاتی ہیں؟ جب ہم غصہ کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

اگلے ہفتے آئیں اور ہمیں بتائیں کہ آپ نے کیا سوچا؟ اور کیا کیا؟

سماجی اور جذباتی اثرات پیدا کرنا Creating Social and Emotional Effects

جیسا کہ بچوں میں دلائل دینے کی بہترین مہارت ہوتی ہے اور جو لوگ آپ سے مختلف نقطہ نظر رکھتے ہیں ان کی تعریف کرنا شروع کر دیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ اچھے طریقے سے پیش آئیں گے اور زیادہ توجہ (دھیان) سے ایک دوسرے کی بات سنیں گے۔

تحقیقی ثبوت

کسی کے خیالات کو غور سے سننے کا تجربہ آپ میں خود اعتمادی بڑھاتا ہے بچے مکمل جانچ پڑتال کے بغیر مختلف خیالات کو مسترد نہیں کرتے وہ سیکھتے ہیں کہ وہ کسی وجہ کے بغیر متفق نہیں ہوسکتے۔ بچوں کیلئے فلسفہ طلبہ میں تحریک بڑھاتا ہے اور انہیں زیادہ اچھے طالب علم اور مفکر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ بچے دوسروں کے رویوں اور عادات کی وجوہات کو زیادہ بہتر (واضح) انداز میں جانچ سکتے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کیونکہ اس وقت رویوں کا انتخاب زیادہ واضح ہو جاتا ہے مزید یہ کہ وہ زیادہ موئثر معاشرتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا سیکھتے ہیں اور انہیں ان پر عمل کرنے کا موقع دیا جاتا ہے (جمنز۔ داسی، کنتیلا، اوجیدا اور لکس۔ مولینا 2017)۔ اس طرح بچوں کیلئے فلسفہ معاشرتی اور جذباتی ذہانت کے ساتھ ساتھ علمی ذہانت کو بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے اس میں مندرجہ ذیل پہلو شامل ہیں جیسے:۔

خود آگاہی: اس بات کا علم ہونا کہ آپ کیسے اور کیا محسوس کرتے ہیں؟ اس کا آپ کی زندگی پر کتنا اثر ہے اور کسی کی صلاحیتوں کے بارے میں حقیقت پسندانہ توقعات رکھنا۔

جذباتی کنٹرول (Self-Regulation)

خود ضابطگی: جذبات کو قابو میں رکھنا تاکہ کام میں آسانی پیدا ہوسکے اور خود ساختہ حدود بنانا۔

تحریک: تحریک پیدا کرنے والے عوامل کا علم ہونا اور ان پر قائم رہنا۔

ہمدردی: اس بات کا علم ہونا کہ دوسرے کیسے محسوس کرتے ہیں اور اس علم کو استعمال کرتے ہوئے دوسروں کے ساتھ میل جول بڑھانا۔ مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ تعلقات بڑھانا۔

معاشرتی صلاحیتیں: معاشرتی حالات کو سمجھنے کے قابل ہونا اور ان صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو قائل کرنا، رہنمائی کرنا، گفتگو کرنا اور سمجھوتہ کرنا۔

دانیل گولمبس (مثلاً" 1966-1969) متعدد تحقیقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ لوگوں کی جذباتی ذہانت پر ان کو زندگی میں ملنے والے مواقع (اچھے یا برے) بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں وہ سوال کرتے ہیں کہ "کیا ہمیں یہ انتہائی اہم صلاحیتیں، اب پہلے سے کہیں زیادہ (تعداد میں) بچوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے سکھانی نہیں چاہیں"؟

عملی اطلاق

معاشرتی اور جذباتی محرک کا تعارف: معاشرتی اور جذباتی مسائل کے عنوان پر مکالمہ کروائیں اس طریقے سے شعوری طور پر ایک اچھے ماحول میں جذباتی سوالات کے جوابات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ اگر طلبہ بعد میں بھی حقیقی زندگی میں کسی مسئلے کا شکار ہو جائیں تو ایک مختصر دورانیہ کے لیے مکالمے کا اثر پڑتا ہے جو کہ مناسب رویہ اپنانے کیلئے کافی ہوتا ہے۔

Impulsivity and Distractibility کے لیے متبادل ماڈل

اساتذہ معاشرتی اور جذباتی دباؤ والے واقعات طلبہ کے سامنے بیان کریں جن میں ان کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑا اور وضاحت کریں کہ انہوں نے اس مسئلے کو کیسے حل کیا پھر (اساتذہ طلبہ سے) پوچھیں کہ اس مسئلے کو کیسے حل کرنا چاہیے تھا اسکے بعد اساتذہ ان واقعات کے ماڈل (آئیڈیل) جوابات دیں۔ تعلیم کا اہم مقصد جذبات پر قابو پانا ہے جس سے تسلسل اور تفریق کے انتظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اسطرح طلبہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی خاص جواب کے متعلق شعوری فیصلہ کر سکیں بجائے اسکے کہ وہ عادت کے مطابق روائتی اور مشینی انداز میں کام کریں۔ مجھے غصہ آگیا میں نے اس طرح کی صورتحال میں پہلے کی طرح کام کیا اگلی دفعہ میں اسطرح سے کام کروں گا در حقیقت چیزیں فوری طور پر تبدیل نہیں ہوتیں بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں واضح تبدیلی بھی ہونی چاہیے۔

دیرینہ (پرانے) عقائد کے جواز (Justification) کے بارے میں تفتیش کریں

طلبہ اکثر اپنی ذاتی سوچ کی بجائے اپنے والدین اور ہم عمروں سے سیکھتے ہیں وہ غلط معلومات سے گمراہ بھی ہو جاتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں ایسی صورتحال کو مزید ابتر بناتی ہیں۔ اس کہانی پر یقین رکھنا آسان ہے جو موجودہ عقائد سے مطابقت رکھتی ہو جبکہ کچھ سیاستدانوں نے محسوس کیا ہے کہ جذباتی تعصب کی عام اپیل کی نسبت معقول دلیل کم کامیاب ہو سکتی ہے۔ اساتذہ جھوٹی خبروں کی مثالوں سے جماعت میں مکالمے کے ذریعے انہیں چیک کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات طلبہ بظاہر کسی بے چینی کے بغیر متنازعہ سوچ سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ بچوں کیلئے فلسفہ طلبہ کی سوچ میں بہتری لانے کے ساتھ ساتھ ان کے تصورات تبدیل کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

مساوات (مل جل کر رہنے) کی ثقافت کو فروغ دیں: سکول میں شراکت اور تعاون کی مضبوط ثقافت سے (طلبہ میں) سیکھنے کی مہارتیں پروان چڑھتی ہیں یہ مہارتیں ان میں خود اعتمادی کو بڑھانے کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور ان میں اپنی اہمیت کا زیادہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ شراکت

سکول جانے والی عمر کے بچوں کی جذباتی نشوونما کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور طلبہ کا حوصلہ بڑھانے میں بھی ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے باہمی تعاون کے ذریعے شراکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرے طلبہ کی غیر منقسم اور غیر مشروط توجہ مثبت جذبات کو فروغ دینے میں معاون ہے ایسی توجہ سے طلبہ خود کو سمجھدار اور قابل فہم تصور کرتے ہیں۔

سوچوں کو پہچاننے کے لئے وقت دیں: جب طلبہ کلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں تو پہلے ان خیالات پر خوب سوچ بچار کریں اور انہیں ترتیب دیں وہ اپنی سوچ میں موجود خلا کو دریافت کریں متنازعہ خیالات کی وضاحت ان کی اپنی سوچ سے بہتر ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ ان کے پاس نئی سوچیں پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے لہذا وہ ان سے منسلک سوچوں کو از سر نو ترتیب دیں جن کے بارے میں ان کے پاس کوئی اچھا جواز نہیں ہے ایک سوال کے جواب میں بہت ساری سوچیں اکٹھی کرنی ہیں۔

طلباء کے درمیان اچھی مثالوں کی تعریف کریں: طلبہ اس عمل کے دوران ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں مثلاً ایک طالب علم کسی دوسرے طالب علم سے کچھ سنتا ہے اور اس سے اس کا ثبوت مانگتا ہے پھر وہ بھی اس رویہ کو اپنا لیتا ہے اور اسی طرح کرنا شروع کر دیتا ہے اساتذہ طلبہ کے اس رویہ کی تعریف کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دوسرے بھی ان کی نقل کریں گے۔

مشکل (پریشان کرنے والے) سوالات سے خوفزدہ نہ ہوں: حقیقی بحث و مباحثہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب سوالات اساتذہ اور طلبہ دونوں کو مشکل میں ڈال دیں یعنی پریشان کریں اگر بحث و مباحثہ کے لئے ایسے سوالات کا انتخاب کیا جائے جو اساتذہ سمیت تمام امیدواروں کو پریشان کر دیں تب بات چیت کے زیادہ مؤثر اور بامعنی ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

متنازع سوالات سے خوف زدہ نہ ہوں: اساتذہ کو سیاسی مذہبی یا دیگر وجوہات کی بنا پر متنازعہ موضوع کا تعارف کرواتے ہوئے تھوڑی سی گھبراہٹ محسوس ہو سکتی ہے تاہم یہ بالکل اسی طرح کے سوالات ہیں جو گرما گرم بحث کو جنم دیتے ہیں لہٰذا ان سے ہچکچائیں مت اور ایسے سوالات جاری رکھیں۔

تفتیشی ٹیم تیار کرنا (Creating a Community of Inquiry)

تفتیشی ٹیم ایک ایسا گروپ ہے جو فلسفیانہ مکالمات کے ذریعے نظریات کے کھوج میں مصروف رہتا ہے جہاں پر طلبہ مل جل کر سوچتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات کی تعمیر کرتے ہیں۔

تحقیقی ثبوت

سکول میں عموماایک گروپ ایک کلاس ہوتی ہے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ بچوں کے لیے فلسفہ کی کلاس کو ذیلی گروپس میں تقسیم کر دیا جائے (ڈنلوپ، کمپٹن، کلارک اور کلیلوی۔مارٹن، 2013) اکثر گروپ اپنے اس مکالماتی طریقہ کار کو نفیس انداز میں اسطرح ترتیب دیتے ہیں کہ مکالمے کا یہ عمل ان کو آپس میں مصروف رکھنے بحث ومباحثہ کے موضوعات اور طلبہ کی باہمی گفتگو کا موجب ہے۔

طلبہ سوالوں کے ذریعے اپنی سوچوں کو ترتیب دے کر مفروضے بناتے ہیں اور متبادل مشوروں کی وضاحت کرتے ہیں وہ مختلف وجوہات کی بنا پر اپنی رائے کا جواز پیش کرتے ہیں، نتائج اخذ کرتے ہیں، کانٹ چھانٹ کرتے ہیں اور بنیادی مفروضوں کی نشاندہی کرتے ہیں پھر وہ متنازعہ معاملات سے نمٹتے ہیں جس میں غلط تصورات کی وضاحت کی جاتی ہے غلط باتوں سے تصورات کو پھیلانے سے روکا جاتا ہے اور نتائج، وجوہات اور ثبوت فراہم کئے جاتے ہیں۔

میتھیو لیپمین اور اس کے ساتھیوں (1980) کے نزدیک تفتیشی ٹیم کا عمل ہوا کے مخالف سمت کشتی چلانے کی طرح ہے کشتی کو ہوا کے خلاف زگ زیگ پیٹرن بنانے پڑتے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں آگے بڑھنے کی تحریک موجود ہے اس طرح سے مکالمے بھی (منعقد) کروائے جاتے ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ یہاں پر بھی آگے کی تحریک کو سمجھنے کی ضرورت ہے گروپ کے طلبہ مسئلے کو مکالمے کی ابتداء کی نسبت اس کے اختتام تک زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ جاتے ہیں اگرچہ اس وقت بھی وہ اس کا صحیح جواب نہیں جانتے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جماعت بہت حد تک بااختیار ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ہی طلبہ مکالمے اور سوالات میں حصہ لینے کے بارے میں ایک دوسرے کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔

عملی اطلاق

غیر متفق کیسے ہونا ہے: اگر کوئی (طالب علم کسی موقف کے بارے میں) غیر متفق ہوتا ہے تو اس کے پاس غیر متفق ہونے کی اچھی سی وجہ ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنے غیر متفق ہونے کی وضاحت دے سکے (بجائے اس کے کہ سادگی سے کہہ دینا کہ دوسرا بندہ 'غلط' ہے) اس طالب علم کی تعریف کریں جو احترام کے ساتھ اور مکمل غور و فکر کے بعد غیر متفق ہوتا ہے۔

ترقی کا پہلا مرحلہ: ترقی کا پہلا مرحلہ غیر متفق کیسے ہونا پر عبور حاصل کرنا ہے لیکن اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اس کی کئی مہینے مشق کرنی پڑے گی استاد کو صبر سے کام لینا پڑے گا!

ترقی کا دوسرا مرحلہ: تفتیش کے ہفتوں بعد جب پہلے گروپ کو مکالماتی صلاحیتیں سکھائی جاچکی ہوں اور اس کی مشق بھی کروائی جاچکی ہو تو پھر دوسرا مرحلہ متعارف کروایا جاتا ہے اس میں دو متعلقہ چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے سوچنا/ جوڑنا/ بانٹنا اور رابطے کرنا/ پریشانی۔ ٹپس کے لئے رہنمائی کرنے والا (استاد) 'سوچنے کے لیے وقت' دیتا ہے تاکہ طلبہ نے محرک سے جو مرکزی خیال اخذ کیے ہیں ان کی خاموشی سے عکاسی کریں اب جماعت کو دو دو طلبہ کے گروپس کی شکل میں بٹھائیں تاکہ وہ مرکزی خیال کے متعلق اپنے خیالات اور ان کی وجوہات ایک دوسرے کو بتائیں پھر اپنے خیالات کی وضاحت کریں بعد میں دوسرے کو بتانے کا مرحلہ آئے گا جب گروپ پوری جماعت کو اپنے خیالات کے متعلق بتائیں گے۔

اس مرحلے پر استاد تمام تجاویز بورڈ پر لکھے گا اس کے بعد وہ طلبہ سے پوچھے گا کہ اگر ان کو تجاویز میں کوئی ربط نظر آئے تو بتائیں وہ تجاویز میں ربط محسوس ہونے کی وجہ بھی بتائیں گے۔ ایک جیسے خیالات میں جو رابطے ہوں گے وہ ایک رنگ والی لائن کے ذریعے دکھائے جائیں گے جب تمام رابطے مکمل ہو جائیں تو پھر یہ عمل دہرایا جائے گا مگر خیالات مختلف ہونے کی صورت میں ثبوت فراہم کرنا ضروری ہے اور یہ بھی مختلف رنگوں کے ساتھ ظاہر کیے جائیں گے اور اس طرح 'سوچ کا نقشہ' (تھنکنگ میپ) بنایا جائے گا۔

ترقی کا تیسرا مرحلہ: اس مرحلے پر طلبہ کے ذاتی خیالات تنظیمی رنگ اختیار کرتے ہیں اور ان سے فلسفیانہ سوالات جنم لیتے ہیں اس میں پہلا کام ایک موضوع کا انتخاب ہے اور یہ کام ووٹ کے ذریعے کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر فرض کریں ہم نے ایمانداری کو ایک موضوع کے طور پر منتخب کیا ہے۔ ایمانداری پر ہر طالبعلم کیلئے تین یا چار سوال کرنا لازمی ہیں۔ کیا سوالات موضوع کے مطابق ہیں اور ذاتی تجربے کی بنیاد پر کیے گئے ہیں اگر نہیں تو سوالات کیسے بہتر بنائے جاسکتے ہیں کیا یہ مسترد کرنے چاہیں؟ کیا یہ فلسفیانہ ہیں؟ کیا یہ واضح ہیں؟ کیا یہ بحث و مباحثہ کے قابل ہیں؟ ان سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ ایک مزید بہتری یہ کی جاسکتی ہے کہ کچھ مل جل کر کام کرنے والے لوگوں کے گروپ بنا دیے جائیں اور وہ سوالوں پر متفق ہوں۔ ہر گروپ کچھ سوالات لکھے گا اور ان پر بحث و مباحثہ کرے گا کہ کون سے سوالات زیادہ دلچسپ ہیں اور کیوں ہیں؟ پھر وہ کلاس میں پیش کرنے کے لئے کسی ایک کا انتخاب کریں گے اور استاد تمام شراکت کو بورڈ پر لکھے گا۔

ترقی کے ان مراحل میں سے ہر ایک مرحلے پر طلبہ کو ان کی فکری صلاحیتیں بڑھنے کے مطابق پیچیدہ سوالات اور ان کے جوابات دیئے جاتے ہیں لیکن در حقیقت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب وہ مختلف موضوعات پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں تو پھر ان سوالات کے جوابات میں ایک کی بجائے بہت سارے دلائل تیار ہو جاتے ہیں۔

طلبہ سے پوچھیں ہم نے یہ کیسے کیا؟ Ask how did we do that?

یہ دریافت کرنا کہ ہم نے اس کام کو کیسے سرانجام دیا؟

اپنی سوچوں کی حوصلہ افزائی کرنا (Encouraging Metacognition)

جو طلبہ اپنے تعلم اور سوچنے کے عمل کو بتانے کے قابل ہوتے ہیں وہ ان کی نسبت زیادہ اچھے ہوتے ہیں جو یہ کام نہیں کر سکتے۔

تحقیقی نتائج

اس حصے میں ہم دیکھیں گے کہ کس طرح فلسفیانہ تفتیش کی مسلسل مشق اپنی سوچوں کی ترویج کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور اس سے طلبہ اپنی سوچوں اور تعلم کو بیان کر سکتے ہیں جیسے کچھ طلبہ اپنی مثبت سوچوں اور عقلی بنیادوں پر دوسرے طلبہ کی رائے سے متبادل رائے رکھتے ہیں۔ موازنے کے اس عمل کے ذریعے انہیں اپنی سوچوں کے بارے میں سوچنے کا محرک دیا جاتا ہے (کیم، 2006)۔ جیسے ہی طلبہ فلسفہ کے ذریعے پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں تو وہ اپنی سوچوں کے اظہار سے پہلے ہی ان کی نوعیت کے بارے میں خود سے سوال کرتے ہیں۔ در حقیقت اپنی سوچوں کے متعلق توسیع کا مکمل انحصار اس بات پر ہے کہ یہ نہ صرف آپکی سوچوں کی رہنمائی کرتی ہے کہ اس لمحے آپ نے کیسے سوچنا ہے بلکہ یہ بھی کہ مستقبل میں آپ نے کون سے بہتر طریقے سے سوچنا ہے (وورلے، 2008)۔ جیسے جیسے سوچوں میں توسیع پیدا ہوتی ہے تو جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت اور سوچنے کا معیار بھی بہتر ہوتا ہے اس طریقے سے بچے کم وقت میں زیادہ اچھے مفکر بن سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی سوچوں کو منعکس کرنے کی عادت بھی بہتر ہوتی ہے جس کے اثرات دیرپا ہونے کا زیادہ امکان ہے۔

عملی اطلاق

طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی اپنی سوچوں اور دوسروں کی سوچوں کے معیار کے بارے میں سوچیں اور یہ کہ اس کو بہتر کیسے بنایا جا سکتا ہے۔

انگوٹھے: طلبہ سے انگوٹھے کے اشاروں کے ذریعے ان کے مکالمے کے جائزے کے بارے میں پوچھا جائے ایک انگوٹھا افقی طور پر دکھایا جائے یا انگوٹھا نیچے کر کے (اچھا، ٹھیک ہے یا ٹھیک نہیں کا اشارہ کیا جائے)۔ طلبہ کو ایک دوسرے کی نقل سے روکنے کے لئے کہیں۔۔۔ایک، دو، تین مجھے دکھائیں لہذا سب ایک ہی وقت میں دکھائیں یہاں پر سب سے اہم بات یہ ہے کہ استاد مختلف جوابات کا انتخاب کرے اور طلبہ سے اس کی وجہ پوچھے ہم فلکیم (2006) کے اس خیال پر انکے شکر گزار ہیں۔

اہداف / مقاصد پر توجہ مرکوز رکھنا: جیسے ہی سیشن آگے چلتا ہے علمی اہداف کی ایک حد (رینج) متعارف کرائی جاتی ہے اس میں گروپ کی کارکردگی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے سبق کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہدف تھا کہ 'ثبوت دینا / وجوہات بتانا' تب طلبہ سے گروپ کی کارکردگی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ ان کی کیا رائے ہے؟ اور یہ رائے کیوں ہے؟ مکالمے میں ان کے خیالات کی تائید کیلئے کیا اس کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے؟ اس طریقے سے طلبہ معیارات اور مہارتوں کی تصویر بناتے ہیں جس سے ان کی بہتر تخلیقی سوچ پروان چڑھتی ہے۔

سوچوں کے بارے میں سوچنا: مکالمے کے بعد استاد طلبہ سے کہیں کہ جو سوچیں ابھی تک زیر بحث آئیں وہ ان پر ایک اعلی سطحی جائزہ لیں کہ کیا وہ انہیں پسند کرتے ہیں یا نہیں؟ اس میں کیا اچھا تھا اور کیا کم اچھا تھا؟ ان کی سوچیں تب کیا تھیں جب انہوں نے سوچنا شروع کیا اور تب کیا تھیں جب سوچنا ختم کیا اس سیشن کے دوران سوچنے کا معیار کتنا بڑھا؟ مستقبل میں ہمیں کیا بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور کیوں؟ کیا لوگوں کے خیالات مختلف ہوتے ہیں؟ استاد بحث میں مدد کرنے کے لئے بورڈ پر کچھ سوالات کے جوابات لکھے درحقیقت یہ مکالمے کے معیار کو بہتر بناتا ہے اور اس بحث کو اگلے سیشن میں بھی جاری رکھ سکتا ہے۔

اپنی سوچوں کے بارے میں رویہ: استاد بچوں سے پوچھے کہ وہ مشکل کاموں کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں جب انہیں کوئی ایسا کام کرنے کو دیا جاتا ہے جو انہیں مشکل لگتا ہے تو کیا وہ اس کو کرنے کے لئے پرجوش ہو جاتے ہیں اور جلد از جلد اس کو مکمل کرنا چاہتے ہیں یا پھر وہ پریشان ہو جاتے ہیں اس کو مکمل کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں اور پھر اسطرح کے کاموں سے بچنا شروع کر دیتے ہیں کیا ایسی صورتحال میں لڑکے اور لڑکیوں (کے کام) میں فرق پایا جاتا ہے؟ کیا وہ بعض اوقات اس طرح کے پرجوش کاموں میں کسی طرح سے ناکام بھی ہو جاتے ہیں؟

نصاب کے متعلق سوچوں میں توسیع Meta Cognition across the Curriculum

بچوں کیلئے فلسفہ کے ذریعے پڑھنے والے طلبہ کے علاوہ کون سے بچے ایسے ہوتے ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ وہ سبق کے بارے میں کیسے سوچتے ہیں۔ سوچوں کی توسیع کا یہ تاثر بتاتا ہے کہ یہ ایک عادت بنتی جارہی ہے جو مستقبل میں بہت فائدہ مند ہو گی در حقیقت دوسری جماعتوں کی درس و تدریس میں اس پر کچھ تنقید بھی ہو سکتی ہے۔

گزرتے وقت کے ساتھ اثرات کو یقینی بنانا Ensuring Effects Last over Time

برقرار رکھنا (Maintenance)

اگر اساتذہ واقعی طلبہ کی بہتری کیلئے کام کرنے کی کوشش کریں تو وہ کافی حد تک طلبہ کی سکول کے بعد والی زندگی میں بھی انہیں ناپسندیدہ ممکنہ اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

تحقیقی نتائج

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے لئے فلسفہ کے فوائد کے ثبوت مہیا کیے گئے ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں پرائمری سکول کے طلبہ کو بچوں کے لئے فلسفہ کے طریقے سے پڑھایا گیا جب وہ سیکنڈری سکول میں گئے تو انہیں اس طریقے سے نہیں پڑھایا گیا اس طرح کا کوئی تجربہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ پھر بھی ذہانت کے ٹیسٹ میں ان کی کارکردگی ان طلبہ سے بہتر تھی جن کو فلسفہ کے ذریعے نہیں پڑھایا گیا تھا (ٹاپنگ اور ٹریکی، 2007)۔ ٹیکساس میں سیکنڈری سکول کے طلبہ کو فلسفہ کے طریقے سے پڑھایا گیا پھر انہی طلبہ کا تین سال بعد امتحان لیا گیا اب بھی انہوں نے ان طلبہ کی نسبت زیادہ اچھی کارکردگی دکھائی جن کو بچوں کے لئے فلسفہ کے ذریعے نہیں پڑھایا گیا تھا (جنہیں بچوں کے لئے فلسفہ کے ذریعے پڑھنے والے گروپ میں شامل نہیں کیا گیا تھا) (فیئر اور اسکے ساتھی، 2015)۔

یاد رہے کہ اس وقت بھی طلبہ کو بچوں کے لئے فلسفہ کے ذریعے زیادہ عرصے تک نہیں پڑھایا گیا تھا (یہ تجرباتی تحقیق تھوڑے عرصے کے لئے کی گئی تھی) لہذا اگر اساتذہ بچوں کے لئے فلسفہ کے ذریعے پیدا ہونے والے اثرات کو یقینی بنانے کیلئے محنت کریں تو وہ بہت حد تک عملی زندگی میں بھی طلبہ کو ناپسندیدہ ممکنہ اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

عملی اطلاق

ہفتہ وارانہ سوچ (Thought for the week)

اگر طلبہ یہ سوچیں کہ انہوں نے صرف فلسفے کی کلاس میں ہی سوچنا ہے تو یہ کوئی فائدہ مند بات نہیں ہے۔ بچوں کے لئے فلسفہ کے معمول کے سیشن کے اختتام پر استاد طلبہ سے پوچھ سکتا ہے کہ وہ 'ہفتہ وارانہ سوچ' کے بارے میں سوچیں۔ ایک سوچ جو کہ وہ سکول کے اندر اور باہر، ابھی یا پھر بچوں کے لئے فلسفہ کے اگلے سیشن میں لاگو کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہر بچے کے پاس مختلف سوچ ہو اس سے عملی ثبوت کی تلاش کے خیال کو تقویت ملتی ہے جو سوچنے میں مدد دیتے ہیں۔

ہفتہ وارانہ سوچ کے نتائج: جب طلبہ بچوں کیلیئے فلسفہ کے اگلے سیشن میں آئیں تو شروع میں ہی ان سے پوچھ لیا جائے کہ انہوں نے ہفتہ وارانہ سوچ کا عملی اطلاق کیسے کیا مثال کے طور پر ہفتہ وارانہ سوچ سے سوال پیدا ہوا "ایمانداری کیا ہے؟" اور پھر اس ہفتے کے دوران کیا اس سوال پر مزید انفرادی سوچوں نے جنم لیا اور بچوں نے اپنے اعمال کا خود مشاہدہ کیا۔

ایک انسان خود دیکھ سکتا ہے کہ اسکی سوچوں اور اعمال کے درمیان کتنا فرق ہے یہ (مشاہدہ) مزید سوچوں اور سوالات کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ اسی طرح دائرے کے گرد سوال کے مختلف پہلوؤں اور ان کے عملی اطلاق کو ہمیشہ مزید گہرائی میں تلاش کریں لہذا عمل کے متعلق یہ اعداد و شمار طلبہ کے موجودہ تعلم اور نظریات کو ایسی حقیقی دنیا سے جوڑنے میں تقویت دیتے ہیں جس میں وہ رہتے ہیں۔

پچھلے عنوانات کے ساتھ ربط کے بارے میں پوچھیں: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے منسلک عنوانات پر بھی بحث کی جائے گی۔ استاد کو طلبہ سے پوچھنا چاہیے کہ انہیں پچھلے سیشن میں سے کچھ یاد ہے جس کا ربط آج کے عنوان سے ہو۔ کیا انہیں اس (پچھلے) سیشن میں سے کچھ مخصوص اچھے سوالات یا جملے یاد ہیں یہ کس طرح آج کے موضوع سے منسلک ہیں۔

کلاس سے باہر تک اثرات کو بڑھانے کا یقین دلانا Ensuring Effects Extent Beyond Class

(اثرات کو) عام کرنا / پھیلانا (Generalization)

اگر تعلم کو فروغ دینے والی سرگرمیاں کسی اور سیاق وسباق میں بنائی گئی ہوں تو تعلم کو عام کرنے کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے۔

تحقیقی نتائج

اگر دیئے گئے عنوانات کے علاوہ بھی طلبہ کی سوچوں میں بہتری آئے تو اساتذہ اپنا وقت اور توانائی لگاتے ہوئے زیادہ پر اعتماد محسوس کریں گے تعلم چاہے منصوبہ بندی کے تحت ہو یا منصوبہ بندی کے بغیر۔ سیاق وسباق کی قید سے آزاد اس عمل کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینا بہتر تعلم کے لئے بہت ضروری ہے (اگرچہ کسی ایک خاص موضوع کے متعلق ان کے پاس زیادہ علم ہو اور اس موضوع پر ان کی سمجھ بوجھ زیادہ بہتر ہو) (ریز ٹسکایا، گلینا، کیرولن، میکاد، روجرز اور سقیرا، 2012)۔ اگر تعلم کو بڑھانے کے لئے تعلیمی سرگرمیاں کسی اور سیاق وسباق میں تشکیل دی گئی ہوں تو سیکھنے کو عام کرنے کا امکان بڑھ جاتا ہے مثلاً "ایڈے اور شائر (1994) کے مطابق تعلم کو سرگرمیوں میں رابطے کے ذریعے زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔

Feuerstein's Instrumental Enrichment Program ذہنی سرگرمیوں کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ایک گیارہ سال کے بچے کی علمی قابلیت اس کے قومی تعلیمی امتحانات سے منسلک ہوتی ہے جب وہ چھ سال کا ہوتا ہے (فیورٹائنز اور ساتھی، 1980)۔

تعلم کو عام کرنا استاد کے رویئے سے بھی ظاہر ہوتا ہے اساتذہ شعوری یا لاشعوری طور پر فلسفیانہ سوچ کے فروغ کے علاوہ دوسرے مضامین میں بھی تفتیشی مشق کو بڑھاتے ہیں اس کے علاوہ اساتذہ شعوری طور پر تفتیشی طریقے کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں بہت سارے اساتذہ محسوس (نوٹس) کرتے ہیں کہ طلبہ خود ہی فطری طور پر دوسرے مضامین میں بھی معیاری سوالات پوچھنا شروع کر رہے ہیں۔ تعلم کو عام کرنے کا مقصد تفتیشی طریقے کو نصاب کے دوسرے حصوں میں بھی استعمال کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے جیسے کسی تاریخی منصوبے کا آغاز کرنا وغیرہ۔

عملی اطلاق

بچوں کے لئے فلسفہ تمام نصاب میں استعمال کریں: در حقیقت یہ ایلیمنٹری سکول کے اساتذہ کے لئے سیکنڈری سکول کے اساتذہ کی نسبت زیادہ آسان ہے کہ وہ دوسرے مضامین کو بھی بچوں کے لئے فلسفہ کے ذریعے پڑھائیں جیسا کہ بعد والی کلاسز میں آپ دوسرے اساتذہ کے جوش وخروش اور تعاون پر زیادہ انحصار کرتے ہیں تاہم بچوں کے لئے فلسفہ دور حاضر کے چیلنجنگ مسائل کی نشاندہی کرتا ہے جو نصاب میں شامل نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر ایک موضوع بدلتے ہوئے ماحول کے مسائل پر ہو سکتا ہے مگر عین ممکن ہے کہ اس موضوع سے کچھ اساتذہ کا جوش وخروش ختم ہو جائے۔

فرش سیٹ پر سپیکٹرم کے مطلب کا استعمال (Use the "Spectrum of Meaning" Floor Set)

سپیکٹرم کے مطلب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ان تصورات پر بات چیت کی جائے جو ہمیشہ (اور غالبا" کبھی کبھار) آسان نہیں ہوتے اور بہت ساری چیزوں کیلئے امکانات کی ایک حد (رینج) ہوتی ہے۔ فلور سیٹ ایک ایسی مشق ہے جو پورا گروپ کارڈ کے ذریعے کرتا ہے جس میں ایک چار میٹر لمبی رسی یا ربن کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے اس مشق میں ربن یا رسی فرش پر طلبہ کے درمیان رکھی جاتی ہے جو ایک دائرے کی شکل میں (کھڑے) ہوتے ہیں یہ ان خیالات و نظریات کی نمائندگی کرتا ہے جن کی دریافت کے بارے میں انتہائی حد کو چھُوا جاتا ہے اسطرح طلبہ کی سوچوں کو متحرک رکھا جا سکتا ہے! اگر ہم نے ایک نظریے (کے بارے میں معلوم کرنا ہے) کی دریافت کرنی ہے جس کا عنوان 'آلودگی' ہے تو ایک کارڈ جس پر 'آلودگی' لکھا ہو وہ ربن کے ایک کنارے / سائیڈ پر رکھیں اور دوسرا کارڈ جس پر 'آلودگی نہیں' لکھا ہو وہ دوسرے کنارے / دوسری سائیڈ پر رکھیں ہر طالب علم کو ایک جملہ دیا جائے گا جس میں آلودگی سے متعلق کسی کام کو بیان کیا گیا ہو گا (مثلا" میں نے اپنی کار کا ایشٹرے سڑک پر خالی کیا")۔ طلبہ کو سوچنے کا وقت دیا جائے پھر وہ (ایک وقت میں ایک) اپنا جملہ سپیکٹرم (ربن) پر رکھیں گے جو یہ ظاہر کرے گا کہ ان کا آلودگی کی طرف یا آلودگی نہ ہونے کی طرف کتنا جھکاؤ ہے اور طلبہ بتائیں گے کہ وہ اپنا کارڈ پر لکھا ہوا بیان اسطرف کیوں رکھ رہے ہیں جب تمام کارڈ رکھ دیئے جائیں گے اور ان کی وجوہات بھی بتا دی جائیں گی تو پھر طلبہ ایک دوسرے کو چیلنج کر سکتے ہیں کہ وہ کیوں ایسا سوچتے ہیں کہ کارڈ مختلف جگہوں پر ہونے چاہئیں۔

(دیکھیں ٹاپنگ اور ساتھی، 2019، Website: www.routledge.com 14)

گروپ سیٹ میں سپیکٹرم کے مطلب کا استعمال (Use the "Spectrum of Meaning" Group Set)

یہ بھی اوپر والی مثال کیطرح ہوتا ہے سوائے اس کے کہ اس میں مختلف گروپ ہوتے ہیں اور ہر گروپ چند طلبہ پر مشتمل ہوتا ہے آخر میں ایک منصوبہ ہوتا ہے جس میں تمام گروپس کے نتائج کی جانچ پڑتال کے بعد ان کا موازنہ کیا جاتا ہے یہ طریقہ دلچسپ مواقع پیدا کرتا ہے جس سے گروپس میں سوچوں کے مختلف انداز پر بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے۔ متبادل کے طور پر آپکے پاس کچھ گروپس ہوں گے جو مختلف موضوعات پر بات کر سکیں گے آپ سمت کی انتہا (مثال کے طور پر 'حقیقت' اور / یا 'رائے') کا لیبل لگا کر بحث و مباحثہ کروا سکتے ہیں۔

بالغ افراد کی زندگی پر اثرات کو یقینی بنانا (Ensuring effects on adult life)

شہریت (Citizenship)

شہریت میں سن بلوغت دور کے بعد والی زندگی میں عقلی اور حقیقت پسندانہ بیانات کے درمیان فرق کی صلاحیت اور جو بیانات واضح نہیں ہیں ان کے بارے میں بھی فیصلہ مؤخر کرنے کی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالغ افراد کی زندگی میں شہریت کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیانات جو عقلی اور حقیقت پسندانہ دلائل پر مشتمل ہوں اور وہ جو نہ ہوں ان میں فرق کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے اور جو بیانات ابھی تک واضح نہ ہوں ان کے بارے میں بھی اس وقت تک فیصلہ نہ کریں جب تک وہ واضح نہ ہو جائیں۔

تحقیقی نتائج

ان تفتیشی جماعتوں پر غور کریں جو بڑے جمہوری اداروں کے اندر ایک کلاس روم مائیکروکوزم کے طور پر کام کرتی ہیں ان پر غور کریں کہ یہ جماعتیں کس طرح حقیقت کے بعد کے دور میں حقائق کی تلاش کا کام کرتی ہیں۔ 2016 میں آکسفورڈ ڈکشنری نے 'سچائی کے بعد' کو سال کے لفظ کے طور پر منتخب کیا اور اسے اس طرح بیان کیا "ایسے حالات ظاہر کرنا جس میں جذباتی اور ذاتی عقیدے کی اپیلوں کی نسبت عام لوگوں کی رائے میں معروضی حقیقتیں کم متاثر ہوں" لیکن ہمارے پاس اس کے بارے میں کچھ غلط خبریں بھی ہیں۔

انگریزی زبان کی کولنز ڈکشنری میں بیان کیا گیا ہے کہ "اکثر نیوز رپورٹنگ (مراسلہ) کی آڑ میں غلط خبروں کو سنسنی خیز معلومات بنا کر پیش کیا جاتا ہے"۔ جعلی خبروں سے مراد وہ فرضی معلومات ہیں جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے جان بوجھ کر شائع کی جاتی ہیں (خاص طور پر سوشل میڈیا کے ذریعے) تاکہ کچھ مخصوص لوگوں سے مالی یا سیاسی فوائد حاصل کیے جا سکیں۔ ٹوئٹر پر سچ کی نسبت 70 فیصد جھوٹے دعوے شیئر ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے سچی کہانیوں کو جھوٹی کہانیوں کی نسبت پندرہ سو لوگوں تک پہنچنے میں چھ گنا زیادہ وقت لگتا ہے (ووسوگی، روئے اور ایرل، 2018)۔ یہ جھوٹی کہانیاں بنا کر شیئر کرنے میں محض چند منٹ لگتے ہیں مگر ان کو ختم کرنے کے لیے گھنٹوں کا تفتیشی کام چاہیے ہوتا ہے اس (سوشل میڈیا پر جھوٹی کہانیاں وائرل ہونے) سے پہلے کبھی بھی تنقیدی سوچ کی اتنی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ طلبہ کے لئے اس وقت تنقیدی سوچ (کی صلاحیت) کا ہونا بہت ضروری ہوگا جب وہ جمہوری جماعت کے تجزیہ کار مفکر کے ممبر بنیں گے (دیماسی اور سانتی، 2016)۔

عملی اطلاق

بچوں کے لئے فلسفہ کا اہم عنوانات (Hot Topics) کے ساتھ استعمال

ایک دفعہ طلبہ فلسفہ کے ذریعے پڑھنے کے عادی ہو جائیں تو آپ ان کو دوسرے عنوانات میں بھی مصروف رکھ سکتے ہیں جیسا کہ 'موسم میں تبدیلی' کیا یہ موجود ہے؟ اور اگر ہے تو اس کے بارے میں کیا کیا جا سکتا ہے؟ (دیکھیں اگر جغرافیہ یا معاشرتی علوم کے اساتذہ ان میں دلچسپی لیتے ہیں!)

بچوں کے لئے فلسفہ کو ان عنوانات کے لئے استعمال کریں جو طلبہ کے لئے دلچسپ ہوں

تمام طلبہ بڑے دائرہ کار والے عنوانات جیسے گلوبل وارمنگ سے پرجوش (خوش / متحرک) نہیں ہوتے لیکن ایسے عنوانات سے وہ زیادہ پرجوش (خوش) ہوتے ہیں جو ان کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں جیسے "کیا سکول میں موبائل فون استعمال کرنے کی اجازت ہونی چاہیے؟"

طلبہ کے لئے فلسفہ بطور عادات وعقائد (Habitual Beliefs) کے ساتھ استعمال کریں

طلبہ میں دیرینہ عادات سے متعلق عقائد کی نشاندہی کریں جو ان میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں لیکن اب وہ عقائد نئی (قابل اعتماد) معلومات کی روشنی میں مثبت سوچوں کے ساتھ بدل چکے ہیں ان عقائد کو گروپ میں شیئر کرنا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کچھ طلبہ کے ذہن ابھی بھی ان عقائد کے بارے میں نہ بدلے ہوں۔

طلبہ کے لئے فلسفہ ذہنی تعصب (Cognitive Bias) کی نشاندہی کے لئے استعمال کریں

کچھ عقائد ذہنی تعصب کا نتیجہ ہوتے ہیں ہم سب ایسی ہی معلومات کی تلاش میں ہوتے ہیں جو ہمارے عقائد کی حمایت کرتی ہیں۔

دیکھیں اگر طلبہ ایک دوسرے کے ذہنی تعصب کی نشاندہی کر سکتے ہیں لیکن یہ نشاندہی والا کام ہم جماعتوں کے ساتھ مل کر زیادہ اچھے طریقے سے کیا جا سکتا ہے (اگر ایسا نہ ہو تو لوگ بے وقوف سمجھیں گے)۔

نتائج Conclusions

بچوں کیلئے فلسفہ (P_4C) ایک کثیر العوامل پروگرام ہے جو کئی عناصر اور حصوں پر مشتمل ہے۔

پورے پروگرام کیلئے موجودہ تحقیقی ثبوت سے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ بچوں کے لئے فلسفہ کے (استعمال کرنے سے) پرائمری اور سیکنڈری سکول کے طلبہ پر پورے تعلیمی سال سے زیادہ مثبت اثرات نظر آئے حتیٰ کہ یہ مختلف ممالک اور ثقافتی سیاق وسباق رکھنے والے علاقوں میں بھی استعمال کیا گیا (ٹاپنگ اور ٹریکی 2007، فیئرز اور ساتھی، 2015)۔ یہ اثرات کئی سالوں تک برقرار رہے (ٹاپنگ اور ٹریکی 2007، فیئرز اور ساتھی، 2015) حتیٰ کہ طلبہ نے سکول بھی تبدیل کیے اور (ان پر) بچوں کے لئے فلسفہ کا کوئی تجربہ بھی نہ کیا گیا (ٹاپنگ اور ٹریکی، 2007)۔ بچوں کے لئے فلسفہ کے اثرات پرائمری سکول میں روائتی نصاب کے مضامین میں بہتری کے حصول میں بھی نظر آئے (گوارڈ اور ساتھی، 2017)۔

ان نتائج کی تائید تحقیق سے ثابت شدہ ہے جو مختلف تحقیقی ڈیزائن کے ساتھ کی گئی جن کے کمرہ جماعت میں طلبہ کے رویوں پر مثبت اثرات دیکھے گئے (ٹاپنگ اور ٹریکی، 2007ب)۔ ذاتی سوچ (ٹریکی اور ٹاپنگ، 2006) اور اساتذہ وطلبہ کی رائے کے مطابق (ٹاپنگ، 2007)۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ بچوں کے لئے فلسفہ کسی بھی ملک میں کسی بھی استاد کے لئے ایک موزوں اور قابل غور پروگرام ہے۔

لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کتنا قابل اعتماد ہے مختلف جماعتوں، اساتذہ، سکولوں، معاشرتی و معاشی خطوں اور مختلف ممالک کے لئے کتنا اچھا ہے؟ تحقیقی مطالعات کے جائزے سے معلوم ہوا کہ طلبہ کیلئے فلسفہ انتہائی قابل اعتماد پروگرام تھا (ٹریکی اور ٹاپنگ 2004، گارشیا موریٹون، 2005) لیکن کیا شائع ہونے والے مطالعات سے آپ صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپکی جماعتوں میں کیا ہوگا؟ یہ ہمیں بچوں کے لئے فلسفہ کے درست استعمال والے سوال کی طرف لے آتا ہے (یہ ایمانداری سے اطلاق کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) ۔ گورارڈ اور ساتھیوں (2017) کے مطالعے کے مطابق کچھ سکولوں نے اس پروگرام کو اس طریقے سے مکمل نہیں کیا جیسا کہ انہوں نے اتفاق کیا تھا۔ غیر حیران کن طور پر اس پروگرام کے مخلصانہ اطلاق نہ کرنے پر انہیں وہ مثبت نتائج حاصل نہ ہو سکے جو ان سکولوں کو ہوئے جنہوں نے اس پروگرام کو صحیح طریقے سے لاگو کیا۔ بچوں کے لئے فلسفہ صرف اس وقت مثبت نتائج دے گا جب اس کو صحیح معنوں میں استعمال کیا جائے گا اگر آپ اس کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتے اور درست نتائج حاصل نہیں ہوتے تو پروگرام کو الزام مت دیں!

The IBE Vision

ایک ایسی دنیا جہاں ہر شخص کو معیاری تعلیم حاصل کرنے اور اس کے مطابق زندگی بھر سیکھتے رہنے کا یقین ہے

حوالہ جات

References

P. Adey and M. Shayer. Really raising standards: Cognitive intervention and academic achievement. 1994. London: Routledge.

P. Cam. 20 thinking tools. 2006. Camberwell, Australia: ACER Press.

D. Di Masi and M. Santi. Learning democratic thinking: A curriculum to Philosophy for Children as citizens. Journal of Curriculum Studies, 2016, vol. 48, issue 1, pp. 136-150.

L. Dunlop, K. Compton, L. Clarke, and V. McKelvey-Martin. Exploring "the world around us" in a community of scientifc enquiry. Primary Science, 2013, vol. 126, pp. 17-20.

F. Fair et al. Socrates in the schools from Scotland to Texas: Replicating a study on the effects of a Philosophy for Children program. Journal of Philosophy in Schools, 2015, vol. 2, issue 1, pp. 18-37.

R. Feuerstein et al. Instrumental enrichment: An intervention programme for cognitive modifability. 1980. Baltimore, MD: University Park Press.

F. Garcia-Moriyon, I. Robollo, and R. Colom. Evaluating Philosophy for Children: A meta-analysis. Thinking, 2005, vol. 17, issue 4, pp. 14-22.

M. Giménez-Dasí, L. Quintanilla, V. Ojeda, and B. Lucas-Molina. Effects of a dialogue-based program to improve emotion knowledge in Spanish Roma preschoolers. Infants and Young Children, 2017, vol. 30 issue 1, pp. 3-16.

D. Goleman. Emotional intelligence: Why it can matter more than IQ. 1996. London: Bloomsbury Publishing.

D. Goleman. Working with emotional intelligence. 1999. London: Bloomsbury Publishing

S. Gorard, N. Siddiqui, and B. H. See. Can Philosophy for Children improve primary school attainment? Journal of Philosophy of Education**,** February 2017, vol. 51, issue 1, pp. 5-22.

S. Lennon. Questioning for controversial and critical thinking dialogues in the social studies classroom. Issues in Teacher Education, 2017, vol. 26, issue 1, pp. 3-16.

M. Lipman, A. M. Sharp, and F. Oscanyon, Philosophy in the classroom. 1980. Philadelphia, PA: Temple University Press.

C. McGuinness. From thinking skills to thinking classrooms. 1999. London: Department for Education and Employment.

J. Piaget and B. Inhelder. The psychology of the child. 1969. New York, NY: Basic Books.

A. Rahdar, A. Pourghaz, and A. Marziyeh. The impact of teaching Philosophy for Children on critical openness and reflective scepticism in developing critical thinking and self-efcacy. International Journal of Instruction, 2018, vol. 11, issue 3, pp. 539-556.

A. Reznitskaya, M. Glina, B. Carolan, O. Michaud, J. Rogers, and L. Sequeira. Examining transfer effects from dialogic discussions to new tasks and contexts. Contemporary Educational Psychology, 2012, vol. 37, issue 4, pp. 288-306.

R. Sutcliffe. Is teaching philosophy a high road to cognitive enhancement? Educational and Child Psychology, 2003, vol. 20, issue 2, pp. 65–79.

K. J. Topping and S. Trickey. Collaborative philosophical enquiry for school children: Cognitive effects at 10-12 years. British Journal of Educational Psychology, 2007a, issue 77, pp. 271–288.

K. J. Topping and S. Trickey. Impact of philosophical enquiry on school students' interactive behaviour. International Journal of Thinking Skills and Creativity, 2007b, vol. 2, issue 2, pp. 73-84.

K. J. Topping and S. Trickey. Collaborative philosophical enquiry for school children: Cognitive gains at two-year follow-up. British Journal of Educational Psychology, 2007c, vol. 77, pp. 781–796.

K. J. Topping, S. Trickey, and P. Cleghorn. A teacher's guide to Philosophy for Children. 2019. New York & London: Routledge. Resources website freely available: www.routledge.com/9781138393264

S. Trickey and K. J. Topping. Philosophy for Children: A systematic review. Research Papers in Education, 2004, vol. 19, issue 3, pp. 363-378.

S. Trickey and K. J. Topping. Collaborative philosophical enquiry for school children: Socio-emotional effects at 11-12 years. School Psychology International. 2006, vol. 27, issue 5, pp. 599-614.

S. Trickey and K. J. Topping. Collaborative philosophical enquiry for school children: Participant evaluation at 11 years. Thinking, 2007, vol. 18, issue 3, pp. 23-34.

S. Vosoughi, D. Roy, and S. Aral. The spread of true and false news online. Science, 2018, vol. 359, issue 6380, pp. 1146–1151.

L. S. Vygotsky. Thought and language. 1962. Cambridge, MA: MIT Press.

P. Worley. Plato, metacognition and philosophy in schools. Journal of Philosophy in Schools, 2018, vol. 5, issue 1, pp. 76-91. https://www.ojs.unisa.edu.au/index.php/jps/article/view/1486/939.